اسحٰق صدیقی ندوی رحمۃ اللہ علیہ کے قلم سے ۱۹۷۷ء (۱۳۹۷ھ) میں "تنویر العینین بتفسیر المعوذتین" نکلی جس کا اسلوب تفسیری، زبان ادبی اور موضوعات اعتقادی و کلامی ہیں۔

انجمن خدام الاسلام (۲۸۵-جی ٹی روڈ، باغبان پورہ) لاہور کے زیر اہتمام اور قاری جمیل الرحمن اختر قادری صاحب کی زیر نگرانی "التعوذ فی السلام" کی اشاعت نو بہت مبارک امر ہے۔ علم سحر کی حقیقت و واقعیت، آفات انسانی کی اقسام و علاج اور تعوذ و استعاذہ کے آداب و اثرات کے حوالے سے اس کتاب کے بعض مندرجات کی تلخیص اور بعض پر تعلیقات و حواشی کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ تازہ اشاعت میں مؤلف رحمہ اللہ کا سوانحی خاکہ شامل ہوتا تو آج کے قاری کو ایک علمی شخصیت کے آثار و احوال سے باخبر ہونے کا موقع بھی ملتا۔ کتاب کی قیمت ۱۵۰ روپے اور ضخامت ۳۶۸ صفحات ہے۔

عملیات و تعویذات اور ان کے شرعی احکام:

حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات و ملفوظات کو موضوعات و عناوین کی رعایت سے یکجا کرنے کے ایک سلسلے کا آغاز بھارت میں مولانا مفتی زید مظاہری ندوی نے کیا تھا۔ پاکستان میں اس سلسلۂ کتب کی اشاعت کا اہتمام ادارہ تالیفات اشرفیہ (بیرون بوہڑ گیٹ) ملتان نے سنبھالا۔ پیش نظر کتاب اس سلسلے کا بیسواں مجموعہ ہے۔

استخارہ، کشف، فراست، قیافہ، دعا، وظیفہ، سحر و جادو، آسیب و جنات، مسمریزم، قوت خیال، توجہ، تصرف، علم الارواح والحاضرات اور عملیات و تعویزات کے احکام و اقسام ......ان سب عنوانات پر اس کتاب کے ۲۷۲ صفحوں میں جو کچھ سمو دیا گیا ہے، اس پر اضافہ کی بظاہر کوئی گنجائش نظر نہیں آتی۔ حضرت مؤلف رحمۃ اللہ علیہ کے معارف و تبرکات کو اخذ و ترتیب کا جو حسن مرتب کتاب نے دیا ہے وہ بھی لائق داد ہے۔ کتاب کے آخر میں اعمال قرآنی کے علاوہ حضرت تھانوی کی دیگر تالیفات میں مذکور عملیات و تعویذات بھی یکجا کر دیئے گئے ہیں۔ اس کتاب کی افادیت محتاج بیان نہیں ہے۔ بطور تبرک "بزرگی اور تعویذ" کے زیر عنوان ایک ملفوظ ملاحظہ ہو........

فرمایا: تعویذ سے مریض کا اچھا ہو جانا تعویذ دینے والے کی بزرگی کی وجہ سے نہیں ہوتا بلکہ جس کی قوت خیالیہ قوی ہوتی ہے اس کے تعویذ میں اثر زیادہ ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر کوئی شخص بہت زیادہ قوت خیالیہ رکھتا ہو تو اس کے محض سوچنے سے ہی جاڑا، بخار اتر جاتا ہے۔ چاہے وہ کافر ہی کیوں نہ ہو۔ یہ قوت اس میں بھی موجود ہے اور مشق سے اور بڑھ جاتی ہے۔ خصوصاً بعض طبیعتوں کو اس سے مناسبت ہوتی ہے۔ بزرگی سے اس کا کوئی تعلق ہیں۔ یہ تو ایسا ہی ہے جیسے کسی طبیب کے نسخہ سے مریض کو شفا ہو جائے۔ مگر لوگ طبیب، ڈاکٹر کے نہ معتقد ہوتے ہیں اور نہ انہیں بزرگ سمجھتے ہیں۔ کتاب کے آخر میں فاضل مرتب نے